© rasailojaraid.com

امام ابوالقاسم قشیری پانچویں صدی کے نہایت مشہور اور بلند پایہ صوفی عالم ہیں۔ موصوف کا رسالۃ تصوف کے فن میں حرفِ اول اور بڑی حد تک حرفِ آخر کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔ رسالہ کے علاوہ آپ کی اور بھی متعدد تصنیفات تھیں جن کا سراغ نہیں ملا۔ انھیں میں سے تین رسالے استنبول میں محفوظ تھے؛ ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی نے انھیں حاصل کر کے تحقیق و تہذیب اور ترجمہ و تحشیہ کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ ان کے نام علی الترتیب یہ ہیں (۱) شکایۃ اھل السنۃ۔ (۲) کتاب السماع اور (۳) ترتیب السلوک فی طریق اللہ۔ پہلے رسالہ میں مصنف نے امام ابوالحسن اشعری کی طرف سے نہایت سرگرم مدافعت اور اُن کی پُرجوش حمایت کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اہلسنّت والجماعۃ کے عقائد رکھتے تھے جو سب کے سب قرآن و حدیث پر مبنی ہیں۔ اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حکومتِ وقت پر معتزلہ کا بہت گہرا اثر ہو گیا تھا۔ چنانچہ مسجدوں میں اور گلی کوچوں میں امام ابوالحسن اشعری پر لعنت بھیجی جاتی تھی اور جو لوگ اشعری مسلک رکھتے تھے جن میں خود قشیری بھی تھے اُن پر سخت ظلم کیا جاتا تھا، دوسرا رسالہ سماع کی حقیقت، اس کے برکات و حسنات اور شرائط و آداب پر ہے۔ تیسرے کا موضوع خالص تصوّف ہے جس کے وہ مسلّمہ امام اور مجتہد ہیں۔ رسالے اگرچہ مختصر ہیں لیکن بعض علمی مباحث کے علاوہ سلوک و معرفت کے نہایت اہم نکات و رموز پر مشتمل ہیں۔ فاضل مرتب نے بڑی قابلیت سے ان کو مستشرقین کے طریقہ پر صرف اڈٹ ہی نہیں کیا بلکہ شروع میں امام قشیری کے مفصّل حالات و سوانح محققانہ انداز میں لکھے ہیں اور آخر میں تینوں رسائل کا اردو ترجمہ بڑی شگفتہ و رواں اور سہل زبان میں کیا ہے۔ امید ہے ارباب ذوق اس علمی کارنامہ کی دل سے قدر کریں گے۔

مولانا محمد علیؒ: از محمد سرور صاحب: تقطیع خورد، ضخامت ۴۷۰ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد آٹھ روپے۔ پتہ:۔ سندھ ساگر اکیڈمی۔ چوک مینار۔ انارکلی۔ لاہور-۸؛

مولانا محمد علی برصغیر ہند و پاک کے نہایت بلند پایہ زعیم اور ایک تاریخ آفریں شخصیت کے مالک تھے وہ کٹر مذہبی ہونے کے ساتھ اول درجہ کے قوم پرور بھی تھے، وہ قلم کے بھی دھنی تھے اور زبان کے بھی، اُن کی

© rasailojaraid.com